رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۳ عہ ۱۲

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کے تمام مذاہب پر اسلام ایک دن غالب آکر رہے گا

"ایسے وقت میں جبکہ دُنیا میں مذاہب کی کُشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے۔ کہ اس کُشتی میں آخرکار اسلام کو غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ مَیں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وُہی کہتا ہوں۔ جو خُدا نے میرے موہنہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ شائد انجام کار عیسائی مذہب دُنیا میں پھیل جائے۔ یا بُدھ مذہب تمام دُنیا پر حاوی ہوجائے۔ مگر وُہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے۔ کہ زمین پر کوئی بات ظہُور میں نہیں آتی۔ جب تک وُہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے۔ کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔ اس مذہبی جنگ میں مجھے حکم ہے۔ کہ میں حق کے طالبوں کو ڈراؤں۔ اور میری مثال اس شخص کی ہے کہ جو ایک خطرناک ڈاکوؤں کے گروہ کی خبر دیتا ہے۔ جو ایک گاؤں کی غفلت کی حالت میں اس پر ڈاکہ مارنا چاہتے ہیں۔ پس جو شخص اس کی سنتا ہے۔ وُہ اپنا مال اُن ڈاکوؤں کی دستبرد سے بچا لیتا ہے۔ اور جو نہیں سُنتا وُہ غارت کیا جاتا ہے" (یادداشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹۔ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لیے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور اسسٹنٹ کمشنر صاحب کو قادیان تشریف لانے پر لنچ دیا گیا جس میں سلسلہ کے بعض اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا۔ ۵ بجے کوٹھی دار الحمد میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ان معزز مہمانوں کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں قادیان کے بعض معززین ہندو اور مقامی سرکاری ملازمین بھی بلائے گئے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض خطبات

اور

مناظرہ مہت پور کتابی صورت میں

تحصیل مکیریاں کے موضع مہت پور میں مابین جماعت احمدیہ و شیعہ اثنا عشری گذشتہ اکتوبر میں لگاتار چار دن تک جو تحریری مناظرہ ہوتا رہا۔ بموجب شرط مناظرہ فریقین کے مشترکہ خرچ سے کتابی صورت میں چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ مناظرہ کے موضوع نہایت دلچسپ تھے۔ یعنی صداقت دعویٰ حضرت مسیح موعود (۲) اثبات متعۃ النساء (۳) اجرائے نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور (۴) اثبات تعزیہ داری۔ ان ہر چہار موضوعات پر جماعت احمدیہ کے قابل مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نہایت قوی اور اچھوتے دلائل سے سیر کن بحث کی ہے۔ اور شیعہ کتب کے مفید اور کارآمد حوالوں کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ تبلیغی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی قیمت ۴/ علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے۔ حجم ۱۹۲ صفحات ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ دنوں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلسل چھ خطبات میں بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد لوگوں کے عقائد میں

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۱) سال سوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنیکی آخری میعاد ہندوستان کیلئے ۳۱ دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اسکے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائیگی کی طرف

خاکسار مرزا محمود احمد

نظارت بیت المال کا احباب سے مطالبہ

کیا آپ نے الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء کی تحریک بعنوان "مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز" کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کی تعمیل میں (ا) تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لیا ہے (ب) اپنا کوئی روپیہ بمد امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دیا ہے (ج) اپنے چندہ عام / حصہ آمد میں اضافہ کیا ہے (یہ اضافہ کس تاریخ سے ہے اور اس کی وجہ سے کس قدر اضافہ آپ کے چندہ ماہوار میں ہوگا) (د) اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے (ہ) ریزرو فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کا وعدہ کیا ہے

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا

سعیدہ رشید صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم دل کی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ماسٹر نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر جا کے ابھی تک بیمار ہیں۔ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ حنیف احمد صاحب کپور تھلوی کے دادا جناب منشی عبد الرحمٰن صاحب کپور تھلوی مرض پیشاب سے بیمار ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعائے صحت کریں۔

دعائے مغفرت

محمد عبد اللہ صاحب جمبر بعارضہ نمونیہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئے ہیں۔ قادر بخش صاحب ساکن ہمزہ ضلع امرت سر مولوی فضل دین صاحب لوہریر رزنک کے بہنوئی تھے ایک لمبا عرصہ بعارضہ تپ دق بیمار رہنے کے بعد ۱۵ جنوری کو وفات پا گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۵ھ

ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی اور ملک کے ذرائع پیداوار

گزشتہ ساٹھ سال کی مردم شماری کی رپورٹوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی مسلسل بڑھتی چلی آ رہی ہے سنہ ۱۹۳۱ء کی رپورٹ مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء سے کر سنہ ۱۹۳۱ء تک ہندوستان کے باشندوں میں قریباً تین کروڑ چالیس لاکھ نفوس کا اضافہ ہوا۔ گویا سنہ ۱۹۲۱ء کی نسبت آبادی میں ۱۰٫۶ فیصدی زیادتی ہوئی۔ اور اگر پچاس سال پیشتر کے اعداد کو مدنظر رکھا جائے۔ تو سنہ ۱۹۳۱ء تک آبادی میں ۳۹ فیصدی کا اضافہ معلوم ہوتا ہے:

گزشتہ مردم شماری پر چھ سال گزر چکے ہیں۔ اور چار سال بعد یعنی سنہ ۱۹۴۱ء میں پھر مردم شماری ہوگی۔ اس وقت تک آبادی میں جو اضافہ ہو چکا ہے۔ گو اس کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ تاہم یہ امر بالکل قرین قیاس ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۱ء اور سنہ ۱۹۴۱ء کے درمیان آبادی میں اضافہ کی رفتار کم و بیش وہی ہے۔ جو سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۳۱ء کے درمیان تھی:

انڈین میڈیکل سروس کے سابق ڈائرکٹر جنرل سر جان میگا نے جو ملک کے مسائل آبادی اور ذرائع پیداوار وغیرہ کے متعلق بہت دلچسپی رکھتے تھے دو تین سال ہوئے اندازہ لگایا تھا۔ کہ سنہ ۱۹۴۱ء تک ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ تک پہونچ جائے گی:

ملک کی اس بڑھتی ہوئی آبادی اور عامۃ الناس کے پست معیار زندگی اور ان کی غربت و افلاس کے پیش نظر بعض مبصرین کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی مناسب حدود سے متجاوز کر چکی ہے۔ اور یہ کہ ملک کے ذرائع پیداوار اب آبادی میں مزید اضافہ کے متحمل نہیں ہو سکتے:

گورنمنٹ آف انڈیا کے پبلک ہیلتھ کمشنر کی طرف سے سنہ ۱۹۳۴ء کے حالات و کوائف پر مشتمل جو رپورٹ حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کو اعلےٰ معیار زندگی۔ اور عمدہ صحت و تندرستی کی ضرورت ہے اور یہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ یا تو ملک کی زرعی پیداوار میں معتد بہ اضافہ کیا جائے۔ یا آبادی کی سالانہ زیادتی کو بہت حد تک کم کیا جائے:

ہندوستانی عوام کے پست معیار زندگی کو دیکھنے سے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک کے ذرائع پیداوار کے مقابلہ میں آبادی کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ اور جس رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس رفتار کے ساتھ ذرائع پیداوار ترقی نہیں کر رہے۔ تا اس کے بوجھ کے متحمل ہو سکیں۔ علاوہ ازیں ہندوستان میں بہت بڑی شرح اموات اور اس کے علاوہ بچوں کی اموات کی کثرت بھی اسی امر پر مشعر معلوم ہوتی ہے کہ ملک کی آبادی اس کی قوت برداشت کے مقابلہ میں زیادہ ہے:

پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۴ء کے دوران میں ہندوستان میں ۹۴ لاکھ نفوس کی زیادتی ہوئی۔ اور اس عرصہ میں ستر لاکھ پچاس ہزار اموات ہوئیں۔ گویا شرح پیدائش و اموات علے الترتیب ۳۴ اور ۲۵۔ فی مربع میل رہی۔ اگر دوسرے ملکوں سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جہاں ہندوستان میں شرح پیدائش بہت زیادہ ہے۔ وہاں شرح اموات بھی بہت زیادہ ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اعداد سے معلوم ہوتا ہے

ملک	شرح پیدائش (فی ہزار)	شرح اموات (فی ہزار)
ہندوستان	۳۸٫۵۸	۳۴٫۲
جاپان	۳۲٫۸۵	۲۰٫۸۶
برطانیہ	۲۶٫۸	۱۵٫۱۵
فرانس	۲۰٫۶	۱۹٫۴

یہ امر کہ ہندوستان میں شرح پیدائش اور شرح اموات بمقابلہ دیگر ممالک بہت زیادہ ہے۔ انیسویں صدی کے مشہور ماہر اقتصادیات مالتھس کے "قانون آبادی" کی رو سے بادی النظر میں اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی اس کی قوت پیداوار کے مقابلہ میں زیادہ ہے:

ہندوستان کے موجودہ ذرائع پیداوار عوام کے پست معیار زندگی شرح اموات میں زیادتی اور وباؤں وغیرہ کی کثرت کو مدنظر رکھتے ہوئے بلاشبہ ہر شخص یہی کہیگا۔ کہ ہندوستان کی آبادی اس کے وسائل پیداوار سے متجاوز ہو چکی ہے لیکن اگر ذرا گہری نظر سے ملک کی زرعی اور معدنی صلاحیتوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نظریہ درست نہیں۔ کیونکہ ہندوستانی عوام کے افلاس اور پست معیار زندگی کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ملک میں دولت کی تقسیم غیر مساوی ہے اگر ایک طرف بعض اہل ملک نہایت کشادہ حالی اور عیش و تنعم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہیں پیٹ بھر کر کھانے کو روٹی ملتی ہے۔ اور نہ تن ڈھانکنے کو کافی کپڑا میسر آتا ہے۔ اور یہ صورت حالات غیر مساویانہ تقسیم دولت کا ہی نتیجہ ہے:

لیکن قطع نظر اس کے اگر ہم ہندوستان کی آبادی کے مسئلہ پر ایک اور نقطہ نگاہ سے غور کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ملک کے وسائل و ذرائع پیداوار میں وسعت اور ترقی کی ابھی کافی گنجائش موجود ہے۔ اور اگر ان سے مکمل طور پر فائدہ اٹھایا جائے۔ تو وہ نہ صرف موجودہ آبادی کے لئے کافی سے زیادہ ہیں بلکہ اس میں مزید اضافہ کے بھی متکفل ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان کے ذرائع کاشت ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہیں۔ کیونکہ مختلف ممالک کی مقدار پیداوار بحساب فی ایکڑ کا باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف ہندوستان ہی ایسا ملک ہے۔ جس میں تمام اجناس زرعی کی مقدار پیداوار (فی ایکڑ) دوسرے تمام ممالک سے کم ہے جسے زراعت کی اصلاح اور طریق کاشتکاری کی ترقی سے بہت حد تک بڑھایا جا سکتا ہے مزید برآں ملک کی اس زمین کو چھوڑ کر جو کاشت کے بالکل ناقابل ہے۔ ابھی ۱۱ کروڑ ۳۲ لاکھ ۵۷ ہزار ۶ سو ۹۸ ایکڑ زمین ایسی موجود ہے۔ جو صرف اس لئے بنجر اور ویران پڑی ہے۔ کہ ذرائع آبپاشی کے فقدان کے باعث اسے زیر کاشت نہیں لایا جا سکا۔ اگر گورنمنٹ نہریں وغیرہ نکال کر یا دیگر ذرائع سے اس زمین کی آبپاشی کا انتظام کردے۔ تو ملک کی زرعی پیداوار میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ ملک کی ان زرعی صلاحیتوں کے علاوہ جنہیں ابھی تک کامل طور پر بروئے کار نہیں لایا گیا۔ اسکی صنعتی ترقی کے لئے بھی ابھی بہت گنجائش ہے۔ اور اس کی صنعتی استعداد بھی بروئے عمل لاکر دولت ملکی کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ جو اہل ملک کی قوت خرید میں اضافہ کرکے ملک کے افلاس کو دور کرنے کا موجب ہوگی:

ان حقائق کے پیش نظر ہندوستان کے متعلق یہ نظریہ قائم کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ کہ اس کی آبادی حد اعتدال سے تجاوز کر چکی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

(۹)

پیشگوئی متعلقہ مرزا احمد بیگ پر اگرچہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفصل بحث ہو چکی ہے۔ اور اس کے مطالعہ کے بعد کوئی سلیم الفطرت انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ لیکن چونکہ مخالفینِ سلسلہ اس ضمن میں بعض اور اعتراضات بھی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا جواب بھی ہدیۂ قارئین کیا جائے:

پہلا اعتراض

محمدی بیگم والی پیشگوئی پر پہلا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی کسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے فریقِ ثانی کو مرعوب کرنا یا اسے تحریص اور لالچ دلانا سخت ناپسندیدہ امر ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے "تحریص اور تخویف" کے تمام حربے استعمال کئے۔ بلکہ یہاں تک کہا۔ کہ ان تحریص اور تخویف کے ذرائع کو الہام الٰہی کی منظوری حاصل ہے۔

اس اعتراض کی جو بعض معاندین سلسلہ کی کتب میں شائع ہو چکا ہے حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا تھا۔ کہ مرزا احمد بیگ کو کہدو "یہ نکاح تمہارے لئے موجبِ برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے۔ جو اشتہار ۲۰؍ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۸۶)

مخالفین کے نزدیک ان سطور میں نکاح ہونے پر "برکتوں اور رحمتوں سے حصہ" پانے کی پیشگوئی کرنا تحریص اور نہ کرنے پر یہ کہنا کہ "اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا" تخویف ہے۔ جو ان کے نقطۂ نگاہ سے ناپسندیدہ امر ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ تحریص و تخویف کسی اپنے فائدہ کے لئے تھی یا اللہ تعالےٰ کے جلال کے اظہار اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کے ثبوت کے لئے تھی۔ گذشتہ بحث کے مطالعہ سے ہر شخص اس حقیقت کی تہ تک بآسانی پہونچ سکتا ہے۔ کہ اس نکاح کی تحریک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی نفسانیت کے ماتحت نہیں کی۔ اور وہ شخص ہرگز معقول انسان کہلانے کا مستحق نہیں جو باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان واضح بیانات کے یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد محض محمدی بیگم کو اپنے حبالۂ عقد میں لانا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس رشتہ کا خیال تک نہ تھا۔ اور نہ آپ کو اس سے کوئی خاص فائدہ ہو سکتا تھا۔ یہ محض اس لئے تحریک کی گئی تھی کہ تا مرزا احمد بیگ کے خاندان کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار تھے۔ ان کی بار بار کی درخواستوں پر اللہ تعالےٰ ایک چمکتا ہوا نشانِ قدرت دکھلائے۔ اور بتلائے کہ وہ موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صادق و راستباز اور منجانب اللہ مامور ہیں۔ اور درحقیقت اس نشان کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃً امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنٰھا تدمیرا (۱۷-۱۷) یعنے جب ہم بعض لوگوں پر اپنا عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے مامور کے ذریعہ ان کے سامنے کوئی حکم پیش کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ انکار کر دیتے اور اللہ تعالےٰ کے غضب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بھی ان لوگوں کی ایک لمبے عرصہ کی شوخیوں اور شرارتوں کو دیکھ کر ان پر اپنا عذاب نازل کرنا چاہتا تھا۔ مگر قرآنی اصل کے ماتحت ضروری تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے مامور کے ذریعہ انہیں کوئی حکم دیتا۔ جس کے انکار کی پاداش میں اس کے غضب کا مخفی ارادہ ظاہر ہو جاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پس یہ نشان تھا جو خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوا یہ نشان تھا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لئے آسمان سے اترا۔ اور یہ نشان تھا اس امر کا کہ دنیا کا ایک خدا ہے۔ جو شخص اس کی طرف جھکتا ہے۔ وہ رحمت سے حصہ پاتا ہے۔ اور جو سرکشی کرتا ہے۔ وہ عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ اس نشان میں تحریص و تخویف دونوں پہلو استعمال کئے گئے۔ یعنی کہا گیا کہ تم خدا تعالےٰ کے قائل نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتے ہو۔ دین اسلام کے احکام پر ہنسی اڑاتے ہو اور کہتے ہو۔ کہ کوئی نشان دکھایا جائے اب خدا تمہارے لئے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہوگا۔ کہ خدا موجود ہے۔ اگر اس حکم کے مطابق عمل کرو گے۔ تو خدا تعالےٰ کی رحمت سے حصہ پاؤ گے۔ اور اگر انکار کرو گے۔ تو عذاب کا شکار ہو جاؤ گے کوئی بتلائے کہ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔

قرآن مجید کا مومنوں کو تحریص اور کفار کو تخویف دلانا

کیا خدا تعالےٰ نے نشان دکھاتے وقت یہ نہ کہا کہ اگر میری طرف جھکو گے تو میری رحمت سے حصہ پاؤ گے۔ اور اگر سرکشی کرو گے۔ تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ کیا قرآن مجید میں بار بار مومنوں کے لئے تحریص اور کفار کے لئے تخویف کا آلہ استعمال نہیں کیا گیا۔ کیا قرآن مجید میں نہیں آتا۔ کہ فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ یعنے اے لوگو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ کیا یہ صریح تخویف نہیں۔ پھر کیا قرآن مجید میں نہیں آتا۔ وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار کہ جو لوگ ایمان لائیں۔ اور اعمال صالحہ بجا لائیں انہیں ایسی جنت میں جگہ دی جائے گی۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی کیا یہ تحریص نہیں۔ پھر کیا قرآن مجید میں نہیں آتا یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم وانیبوا الیٰ ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون (الزمر) یعنی اے گنہگار بندو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو خدا سب گناہوں کو بخش دیگا۔ کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے تم اسی کی طرف جھکو ایسا نہ ہو کہ تم پر عذاب آجائے۔ اور تمہیں کوئی مدد دینے والا نہ ہو کیا اس میں بھی تحریص و تخویف [illegible]

[illegible]

پھر کیا قرآن مجید میں نہیں آتا۔ فمن اظلم ممن کذب علے اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون لھم ما یشاؤن عند ربھم ذالک جزاء المحسنین (الزمر ۳۴ پ) یعنی مفتری علے اللہ۔ اور صادق کا مکذب دونوں جہنم میں جائیں گے۔ مگر صادق و راستباز انسان اور صادق و راستباز مامور کا مصدق جنت میں ہوں گے۔ اور انہیں وہاں حسب پسند چیزیں ملیں گی۔ غور کرو کیا اس میں بھی تحریص و تخویف نہیں:۔

اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے کلوا من طیبات ما رزقناکم ولا تطغوا فیہ فیحل علیکم غضبی ومن یحلل علیہ غضبی فقد ھوی وانی لغفار لمن تاب و اٰمن وعمل صالحاً ثم اھتدی (طٰ) یعنی پاکیزہ رزق کھاؤ۔ اور زمین پر سرکشی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم پر میرا غضب اُترے۔ اور جس پر میرا غضب اُترا۔ وُہ برباد ہو گیا۔ لیکن جو توبہ کرے۔ ایمان لائے۔ اور اعمالِ صالحہ کرے۔ میں اس کے لئے غفار ہوں۔ اور اس کے گناہ بخش دوں گا۔

اس جگہ بھی ایک طرف "تخویف" ہے اور دوسری طرف "تحریص" پھر قرآن مجید میں بارہا کفار جنت کا ذکر کیا گیا ہے بارہا دوزخ کی عقوبت کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ مومنوں کو جنات اور حُور و قصُور کے وعدے دیئے گئے ہیں۔ اور کفار کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا گیا ہے۔ بلکہ نیکیوں کے لئے یہی کہکر تحریص دلائی گئی ہے۔ کہ اگر ایک نیکی کروگے۔ تو دس گنا ثواب ملے گا۔ گناہ مٹائے جائیں گے۔ دُعائیں قبول ہونگی جنت ملے گا۔ اور بدیوں سے یہی کہکر ڈرایا گیا ہے۔ کہ اس سے خدا ناراض ہو جاتا ہے۔ انسان دوزخ میں پڑتا ہے۔ کیا یہ سب کچھ ناجائز۔ ناپسندیدہ اور قطعی حرام ہے یا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ نے جو الہام نازل کیا۔ مخالفین کے نزدیک وہی قابلِ اعتراض ہے:۔

حیرت ہے۔ احمدیت کی مخالفت میں معاندینِ سلسلہ کی عقلیں کس طرح مسلوب ہو گئی ہیں۔ اور کیوں انہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے جو نشان دکھایا کرتا ہے۔ اس میں دونوں پہلو ملحوظ ہوا کرتے ہیں۔ اور درحقیقت قدرت اسی چیز کا نام ہوتا ہے۔ کہ ثواب و عقاب دونوں پہلو حسب تبدیلی ظاہر ہو سکیں۔ محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی بھی چونکہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے اظہار کے لئے تھی اور ان لوگوں کو خدا تعالےٰ کا چہرہ دکھلانا اور ان کی دہریت کو کچلنا مدِنظر تھا۔ اس لئے اُن کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے دونوں پہلو نشان میں رکھ دیئے۔ تا وُہ چاہیں۔ تو عذاب کے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کا مشاہدہ کرلیں۔ اور چاہیں۔ تو رحمت کے رنگ میں اس کی ہستی کو دیکھ لیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا احمد بیگ کو صاف طور پر لکھ دیا تھا۔ کہ:۔

"یہ دونوں طرف برکت اور موت کی ایسی ہیں۔ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق اور کذب معلوم ہو سکتا ہے۔ اب جس طرح چاہو۔ آزمالو۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۸۰ حاشیہ)

مرزا احمد بیگ نے جس رنگ میں خدا تعالےٰ کی قدرت دیکھنی چاہی۔ اُس رنگ میں اُس نے دیکھ لی۔ اور اس کے داماد مرزا سلطان محمد اور دوسرے رشتہ داروں نے جس رنگ میں خدا تعالےٰ کی قدرت دیکھنی چاہی اس رنگ میں ان پر اس کی قدرت کا اظہار ہو گیا۔ معاندینِ احمدیت کا یہ طنزاً کہنا بھی انتہائی سیاہ دلی کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے تخویف و تحریص کے جو ذرائع استعمال میں آئے۔ اُن کو "الہام الٰہی کی منظوری" حاصل تھی۔ گویا ان کے نزدیک یہ تخویف و تحریص نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے انسانی خیالات کا مرقع تھی۔ مگر آپ نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اُسے الہام الٰہی کی طرف منسوب کر دیا۔ ہمیں اس قسم کے بد باطن معترضین کے سب وشتم سے پُر الفاظ اور طنز آمیز رویہ کے خلاف کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر شریف الطبع انسان اس قسم کی حرکات کو انتہائی حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ دُشمنانِ احمدیت کا یہ اعتراض بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ عیسائی اور آریہ کہا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعوذ باللہ حضرت زینبؓ سے نکاح کرنے کے لئے آسمان سے ایک آیت اتار لی۔ چنانچہ پنڈت دیانند رستیارتھ پرکاش میں اسی وہم باطل میں مبتلا ہو کر لکھتا ہے:۔

"محمد صاحب ..... منہ بولے بیٹے کی جورو کو اپنی بیوی کیوں بنا لیتے۔ اس پر طرہ یہ کہ خدا بھی اس کام میں رسول کا معاون بن گیا" (باب ۱۴ نمبر ۱۲۷)

پادری راجرس اپنی کتاب تفتیش الاسلام مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں لکھتا ہے۔ نعوذ باللہ

"محمد ایک ..... آدمی تھا۔ جو اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے مصنوعی آیت پیش کر کے اس کو خدا کی طرف منسوب کرتا۔" (صفحہ)

پادری ولیم اپنی کتاب "محمد کی تاریخ کا اجمال" مطبوعہ ۱۸۹۸ء میں لکھتا ہے:۔

"اتفاق سے جو اس (زینب) کی خوبصورتی پر محمد کی نظر پڑی ..... خواہش کو پورا کرنے کے لئے فوراً آسمان سے اجازت منگا لی۔" (صفحہ ۷۰)

اس قسم کے بیسیوں اقتباسات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت ہی گندے کلمات استعمال کئے گئے ہیں اس لئے بطور نمونہ صرف تین حوالجات اور وُہ بھی سخت الفاظ کو قلمزن کرنے کے بعد پیش کرتے ہوئے معاندینِ احمدیت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وُہ غور کریں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کر کے کس قسم کی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے:۔

دوسرا اعتراض

دُوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب سے اللہ تعالےٰ نے صاف کہہ دیا تھا۔ کہ محمدی بیگم سے تمہارا نکاح کر دیا گیا۔ مگر یہ الہام صحیح ثابت نہ ہُوا:۔

یہ اعتراض جس الہام کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ زوجناکھا الحق من ربک فلا تکونن من الممترین (انجام آتھم صفحہ ۶۰)

ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ زوجناکھا کے کیا معنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یہ فرمایا ہے۔ کہ "بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔" (انجام آتھم صفحہ ۶۰) گویا یہ نکاح سلطان محمد کی ہلاکت اور محمدی بیگم کے بیوہ ہونے کے بعد پورا ہونا تھا۔ یعنی سلطان محمد کی موت پر جب یردھا الیک کا الہام پورا ہوتا تب زوجناکھا کے الہام نے پورا ہونا تھا۔ کیونکہ یردھا الیک کا الہام پہلے ہے۔ اور زوجناکھا کا الہام بعد میں ہے۔ (دیکھو انجام آتھم صفحہ ۶۰) یہ ترتیب اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ پہلے سلطان محمدؐ کی موت سے محمدی بیگم بیوہ ہوتی۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹ کر زوجناکھا کا الہام پورا ہوتا۔ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ سلطان محمد نے توبہ کی۔ اور انذاری پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ اس لئے وُہ ہلاکت سے محفوظ رہا۔ جب سلطان محمدؐ نہ مرا۔ تو محمدی بیگم بیوہ نہ ہوئی۔ اور چونکہ زوجناکھا کے الہام نے "بعد واپسی" پورا ہونا تھا۔ اس لئے جب سنت اللہ کے ماتحت وُہ واپسی ہی نہ ہُوئی۔ تو زوجناکھا کا الہام کس طرح پورا ہو جاتا۔ اعتراض تب ہوتا کہ "بعد واپسی" "زوجناکھا" کا الہام پورا نہ ہُوا ہوتا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا۔ خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسی وقت شائع کی گئی تھی۔ اور وُہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کردیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں۔ کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جس میں یہ بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہوچکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ و صفحہ ۱۳۳)

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ الہام زوجنا کھا قرآن مجید کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے۔ جو ام المومنین حضرت زینبؓ کے نکاح کے متعلق نازل ہوا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فلما قضیٰ زید منھا وطراً زوجنا کھا (احزاب) یعنے ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب کے ساتھ نکاح کیا۔ مگر مطلقہ ہونے کے بعد" اسی طرح یہاں بھی زوجنا کھا کا الہام پورا ہونا چاہیئے تھا۔ مگر "بیوہ ہونے کے بعد" رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت چونکہ متبنیٰ کی ایک بری رسم کا ابطال منظور تھا۔ اس لئے ایسے اسباب پیدا ہوگئے کہ حضرت زینب کو طلاق مل گئی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکاح ہوگیا۔ مگر یہاں چونکہ کسی بری رسم کا ابطال منظور نہیں تھا۔ بلکہ محض کنبے کی ہدایت۔ رشتہ داروں کی اصلاح اور انہیں اللہ تعالےٰ کا قائل کرنا اور اس کی ہیبت ان کے قلوب پر بٹھانا مدنظر تھا۔ اس لئے جب اکیلے مرزا احمد بیگ کی موت سے ہی یہ غرض پوری ہوگئی اور سلطان محمد نے بھی اپنی اصلاح کرلی۔ تو ضروری نہ رہا کہ وہ بیوہ ہوتی۔ اور بیوہ ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح ہوتا۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے یہ نظارہ ضرور دکھایا۔ کہ مخالفین کو کسی پہلو بھی قرار نہیں آتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حضرت زینبؓ کا اللہ تعالےٰ نے نکاح کردیا۔ تو مخالفین نے اعتراض کئے۔ کہ نعوذ باللہ آپ حضرت زینبؓ پر عاشق ہوگئے تھے۔ اور یہاں نکاح نہ ہوا تو اعتراض کئے۔ کہ نعوذ باللہ اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ گویا اللہ تعالےٰ نے بتادیا۔ کہ دشمن کو ہر بات میں اعتراض ہی دکھائی دیتا ہے۔ اسے نکاح ہونے یا نہ ہونے سے غرض نہیں۔ بلکہ اعتراض کرنا مقصد ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر الہام زوجنا کھا کے لحاظ سے بقول مخالفین یہ ضروری تھا۔ کہ بغیر کسی شرط کے یہ نکاح دنیا میں ہوجاتا۔ تو مندرجہ ذیل حدیث کا کیا جواب ہے۔ لکھا ہے۔ اخرج الطبرانی و ابن عساکر عن ابی امامۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ وسلم قال لخدیجۃ اما شعرت ان اللّٰہ زوجنی مریم بنت عمران و کلثوم اخت موسیٰ و امرأۃ فرعون قالت ھنیئاً لک یا رسول اللّٰہ (فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۹۹) یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے میرا نکاح عمران کی بیٹی حضرت مریم (حضرت عیسٰی علیہ السلام کی والدہ مطہرہ) حضرت موسیٰ کی بہن کلثوم اور فرعون کی بیوی (آسیہ) کے ساتھ پڑھ دیا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو۔ اس حدیث کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی اپنی تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ میں نقل کیا ہے

پس اگر زوجنا کھا کے الہام کے مطابق ضروری تھا۔ کہ محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نکاح ہوجاتا۔ تو مخالفین بتلائیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ ان اللّٰہ زوجنی خدا نے میرا فلاں فلاں عورت سے نکاح کردیا تو آیا ان نکاحوں کا دنیا میں ظہور ہوا۔ اگر یہ جواب دیا جائے۔ کہ چونکہ یہ عورتیں فوت ہوچکی تھیں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ان کا دنیا میں نکاح نہ ہوا۔ زندہ ہوتیں تو ضرور ہوجاتا تو اسی طرح ہم کہتے ہیں چونکہ محمدی بیگم ایک دوسرے شخص کے نکاح میں تھی اس لئے نکاح نہ ہوا۔ اگر بیوہ ہوتی تو ضرور ہوکر رہتا۔

جناب مولوی محمد علی صاحب سے صرف ایک سوال

کیا آپ اپنی تحریر کے مطابق مناظرہ کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کرلو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہوجائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں ایک حد تک ہم میں اتفاق بھی ہے۔ اور اس اتفاق کے ساتھ کچھ اختلاف بھی ہے۔ جس قدر مسائل اختلافی ہم ہردو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلاف مسئلہ نبوت سے پیدا ہوتے ہیں"

(ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق" صفحہ ۱)

ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ اپنی اس تحریر کے مطابق نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟ صرف ہاں یا نہ میں جواب مطلوب ہے۔ خاکسار۔ ابوالعطاء قادیان

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں حسب ذیل عہدیدار ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد عہدہ داروں کا نیا انتخاب ہوگا۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ۔ قادیان

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ اڑیسہ

سکرٹری تبلیغ مولوی عبدالسلام صاحب بالیسر
" تعلیم و تربیت مولوی عبدالحمید صاحب کٹک
" مال مولوی ظہیر الدین صاحب پوری
" امور عامہ مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر ریلوے پولیس کٹنی
سکرٹری امور خارجہ مولوی عبدالستار صاحب کٹک
" تالیف و تصنیف مولوی عبدالعلیم صاحب پوری
آڈیٹر سید محمد حسن صاحب بالیسر
محاسب سید منظور احمد صاحب

کھوکھر غربی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری حیات محمد صاحب ہٹیانی
چوہدری سلطان علی صاحب

سکرٹری امور عامہ
" تعلیم و تربیت } مولوی محمد صدیق صاحب
" مال

سکرٹری تبلیغ ملک میاں خانصاحب
جنرل سکرٹری ملک احمد خانصاحب

قادیان محلہ ناصر آباد

سکرٹری تعلیم و تربیت۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

ہری پور ضلع ہزارہ

پریذیڈنٹ۔ ماسٹر شاہ محمد صاحب ہیڈ ماسٹر سنٹرل جیل سکول

جنرل سکرٹری
امین } قریشی مبارک احمد صاحب کمپونڈر

سکرٹری تبلیغ۔ ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوٹ نجیب اللہ

اصلاح اعمال کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

از نظارت تعلیم و تربیت

۹۷

۲

دوسروں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولنا

۶- عن بھز ابن حکیم عن ابیہ عن جدہٖ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہٗ ویل لہٗ (رواہ احمد)

(ترجمہ) بھز بن حکیم سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص سخت قابل نفریں ہے۔ جو لوگوں کو ہنسانے اور خوش کرنے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اُسپر افسوس ہزار افسوس۔

لیکچراروں کو چاہیئے کہ وہ اس حدیث کے انذار سے خوف کھا کر اپنے لیکچروں میں لوگوں کو ہنسانے کیلئے مبالغہ آمیز فقرات بیان کرنے سے احتراز کریں۔

ظالم اور مظلوم کی مدد

۷- عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالماً او مظلوماً فقال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرہ مظلوماً فکیف انصرہ ظالماً قال تمنعہٗ من الظلم فذالک نصرک ایاک (البخاری والمسلم)

ترجمہ:- حضرت انس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی امداد کرو۔ چاہے وہ ظالم ہو۔ یا مظلوم ایک صحابی نے دریافت کیا۔ حضور مظلوم کی تو امداد کرنی چاہیئے۔ ظالم کی امداد ہم کیسے کریں۔ آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکنا ہی اس کی امداد ہے۔

نیشنل لیگ کور اس حدیث کے مطابق ظالم اور مظلوم کی مدد کر کے بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

ہمسایہ کے حقوق

۸- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لایومن۔ واللہ لایومن۔ واللہ لایومن قیل من یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال الذی لا یامن جارہ بوائقہٗ (البخاری والمسلم)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ حضور کون آپ نے فرمایا۔ جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو ادنے ادنے خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

جو چیز اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے بھی چاہو

۹- عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لایومن عبد حتیٰ یحب لاخیہ مایحب لنفسہ (البخاری والمسلم)

ترجمہ:- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک جو چیز وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرے۔

سب مسلمان بھائی بھائی ہیں

۱۰- عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخ المسلم لایظلمہ ولا یسلمہٗ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہٖ ومن فرج عن المسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیٰمۃ ومن ستر مسلماً سترہ اللہ یوم القیٰمۃ (البخاری والمسلم)

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اپنے بھائی پر ظلم کرے۔ نہ اس کو بے مدد چھوڑ دے۔ جو شخص اپنے بھائی کا کام کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کا کام سرانجام دیگا۔ جو شخص اپنے بھائی کو کسی مصیبت اور تکلیف سے بچائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے بدلہ میں قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی ایک مصیبت دور کر دے گا۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا۔

اتحاد بین المسلمین

۱۱- عن نعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومنون کرجل واحد ان اشتکیٰ عینہٗ اشتکیٰ کلہٗ وان اشتکیٰ راسہ اشتکیٰ کلہٗ (المسلم)

ترجمہ:- نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام مومن ایک آدمی کی طرح ہیں۔ کہ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو گویا کل جسم دکھتا ہے اور اگر سر دکھتا ہے تو گویا کل جسم ایذا پاتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ مومنوں میں اس قدر اتحاد ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کسی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف پہونچے۔ تو یوں سمجھا جائے۔ کہ یہ تکلیف اسپر نہیں آئی۔ بلکہ ہم سب پر آئی ہے۔ اور وہ متحدہ طور پر اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری جماعت کو بھی اسی قسم کی ہمدردی اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔

تین دن سے زیادہ قطع کلام کی ممانعت

۱۲- عن ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیالٍ یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام (البخاری والمسلم)

ترجمہ:- حضرت ایوب انصاری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حرام ہے آدمی کے لئے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع کلام رکھے اس طرح کہ جب دونوں ملیں تو ایک اس طرف منہ پھیر کر چلا جائے۔ اور دوسرا دوسری طرف ان دونوں میں سے اچھا وہ ہے جو صلح میں ابتدا کرتا ہے۔

بے جا غضب سے بچنے کی تلقین

۱۳- عن ابی ھریرۃ رضؓ ان رجلاً قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لاتغضب فردد ذالک مراراً قال لا تغضب (البخاری)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ حضور مجھکو کچھ وصیت کریں آپ نے فرمایا۔ غصے مت ہوا کر۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ تو پھر یہی فرمایا۔

پہلوان کون ہے

۱۴- عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب (البخاری والمسلم)

تحریک جدید کے مالی مطالبہ کو کامیاب بنانے کے متعلق

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالفضل کی قابل تعریف جدوجہد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید سال سوم کے وعدوں کے متعلق خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۳۷ء میں ان تمام جماعتوں اور افراد کو توجہ دلائی ہے جن کے وعدے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی جواب آیا ہے۔ علاوہ ازیں جماعت قادیان کے متعلق فرمایا کہ اگرچہ کارکنان کو کئی کئی ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں۔ اور ان کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ تاہم مرکزی جماعت ہونے کے باعث ان پر زیادہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے ان کو دوسری جماعتوں سے زیادہ قربانی و ایثار کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اس ضمن میں لجنہ اماء اللہ قادیان کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ ان کی طرف سے اب تک کوئی فہرست نہیں ملی مجھے معلوم ہؤا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے بعد خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ قادیان نے محلہ وار کام شروع کر دیا ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ قادیان کی کارکنات نے بھی حضور کا یہ ارشاد سن کر محلہ وار کام شروع کر دیا ہے۔ اور گھروں پر پہنچ کر تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت بتا کر بہنوں کے وعدے لئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں محلہ دارالفضل کی سکرٹری لجنہ اماء اللہ مکرمہ استانی صوفیہ میمونہ بیگم صاحبہ نے تکمیل فہرست کا کام بہت سرگرمی اور جوش سے شروع کیا۔ اور جن بہنوں کے وعدے باقی تھے۔ ان کے گھروں پر پہنچ کر تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت جتا کر وعدے لئے۔ اور فارم مکمل کر کے خاکسار کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کے لئے جمعہ کے روز ۲½ بجے شب دے دیا۔ خاکسار نے محلہ دارالفضل کی مکمل فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دوسرے دن ۸ بجے پیش کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام محلہ کی فہرست ملاحظہ فرما کر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے وعدہ کرنے والی بہنوں کو جزاکم اللہ احسن الجزا کہا۔ اللہ تعالیٰ بہنوں کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔

اس فہرست میں ۶۶ بہنوں کے نام ہیں۔ گذشتہ سال اس محلہ کا وعدہ ۱۶۷/- روپیہ کا تھا۔ جو پورا ہو گیا۔ اور تیسرے سال کا وعدہ ۱۱۹۰/۸/- روپیہ کا ہے۔ جو دوسرے سال کے مقابل پر ۶۲½ فی صدی اضافہ سے پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ اس فہرست میں نمایاں اضافہ ہے۔ اس لئے یہ فہرست جہاں دوسری لجنات کے لئے قابل تقلید ہے۔ وہاں ان مردوں کی جماعتوں کے لئے بھی قابل نمونہ ہے۔ جن کے وعدے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ انہیں اب فوری طور پر اپنے وعدے ارسال کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ہندوستان کی جماعتوں کے وعدوں کے اختتام کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے۔ اور وہ اسی صورت میں حصہ لے سکتی ہیں جب کہ وہ فوری توجہ سے فہرست بھجوا دیں۔ خصوصاً جب کہ عورتوں نے اپنے اخراجات میں نمایاں تنگی کر کے اور حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھ کر کہ اس تحریک کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کرنا ہے کہ سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ مل سکے قابل تعریف وعدے پیش کئے ہیں۔ تو مردوں کی جماعتوں کو تو جن کی آمد کے ذرائع خدا کے فضل سے بہت ہیں۔ نمایاں اضافوں کے ساتھ اپنے وعدے حضور کے پیش کرنے چاہئیں

اس فہرست میں مبارکہ بانو صاحبہ بنت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ۵۷/- کا حمیدہ بانو صاحبہ بنت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ۵۷ کا۔ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب نے ۲۰/- کا اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام علی صاحب بنگال نے ۲۶/- کا برکت بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا قدرت اللہ صاحب نے ۱۸/- کا زینت بیگم صاحبہ اہلیہ اول چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب نے ۱۷/- کا والدہ صاحبہ و اہلیہ قاضی عبدالرحمن صاحب نے ۱۹/- کا بیگم جی صاحبہ اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب مصری نے ۲۲/۸/- کا اور اہلیہ صاحبہ ملک عبدالرحمن صاحب خاکی نے ۱۵/- کا وعدہ کیا ہے جو قابل ذکر ہے۔ جن جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے اور ان کے کارکنان نے چستی سے کام نہیں لیا [illegible] چاہیئے۔ کہ ان کی جگہ دوسرے افسر اور احمدی کے گھر پہنچ کر خطبہ جمعہ ۱۵/۱ /۳۷ء کا مفہوم اور تحریک جدید کے مالی مطالبات ذہن نشین کر دیں اور پھر جو احباب خوشی سے لبیک کہیں۔ ان کے نام فارم پر (جو ہر جماعت کو بھیجا گیا ہے) لکھکر حضور کو ارسال کریں۔ اسی طرح جہاں جہاں لجنات اماء اللہ ہیں۔ اور انہوں نے وعدے نہیں بھیجے وہ بھی جلد توجہ فرما دیں۔ نیز وہ جماعتیں جن کے وعدے مکمل حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ مگر ان کے بعض افراد کسی نہ کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ ان کو بھی تحریک جدید کی اہمیت بتا کر سرسری طور پر دریافت کر لیں کہ وہ اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر حصہ لینا چاہیں تو ان کے نام لکھ لیں۔ لیکن اس تحریک میں اصرار اور جبر کی اجازت نہیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

گھریلو صنعتوں کو منڈی میں لانے کا مسئلہ

پنجاب میں گھریلو صنعتوں کو منڈی میں لانے کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سنجیدہ کوشش کا آغاز ہؤا ہے۔ آرٹس اینڈ کرافٹس ڈپو لاہور چند سالوں سے قائم ہے تاکہ صوبہ کے دستکاروں اور صناعوں کو نہ صرف جدید ترین نمونوں سے مستفید کیا جا سکے بلکہ وہ ان کے تیار کردہ مال کو منڈی میں لا کر منڈی کی موجودہ ضروریات کو پورا کر سکے صنعتی پیدا وار کو بازار میں برائے فروخت لانے کی غرض سے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا مرکزی ڈپو امرتسر میں ہوگا۔ اور جس کی شاخیں ہوشیارپور اور ملتان میں قائم کی جائینگی۔ اس سے یہ مقصود ہے کہ کپڑا بنانے والے بافندوں کو بہتر معاوضہ پر کام مہیا کیا جائے۔ قابل فروخت اور نئے نمونے [illegible]

98

سند یافتہ ڈاکٹروں کیلئے ملازمت کا نادر موقع

گورنمنٹ عدن نے ایک سرکاری گزٹ کے ذریعہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ صوبہ عدن کے دفتر نوآبادیات کے کنٹرول میں چلے جانے کے باعث عدن میڈیکل سروس (جونیئر ایسٹیبلشمنٹ) میں گیارہ اسامیاں خالی ہونے والی ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ سول ہسپتال عدن میں ایک ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر اور تین اسسٹنٹ میڈیکل آفیسرز۔ ہسپتال عدن میں ایک اسسٹنٹ ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر اور ایک اسسٹنٹ ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر بندرگاہ کیلئے شیخ عثمان ڈسپنسری کیلئے ایک میڈیکل آفیسر انچارج۔ پیرم ہسپتال اور ڈسپنسری کیلئے ایک میڈیکل آفیسر انچارج چھٹی گئے ہوئے دو ریزرو آفیسر۔

یہ آسامیاں یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو یا اس کی قریبی تاریخ کو پر کی جائیں گی۔ کم سے کم حسب ذیل اوصاف رکھنے والے اصحاب درخواستیں کر سکتے ہیں۔

ایل۔ سی۔ پی۔ ایس (بمبئی) یا ایل۔ ایم۔ پی (مدراس) یا کسی پراونشل گورنمنٹ کی ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف کی ڈگری کے حامل۔ یا گورنمنٹ آف انڈیا کی کسی منظور شدہ میڈیکل فیکلٹی یا یونیورسٹی کے لائسنس یافتہ ہوں۔

جونیئر اسٹیبلشمنٹ کے میڈیکل افسروں کی تنخواہ ۱۹۰۔ ۱۵۔ ۲۳۵ اور سلیکشن گریڈ کی تنخواہ ۲۵۰۔ ۱۵۔ ۲۸۰ ہوگی

منتخب کردہ امیدواران کو پہلے تین سال کے لئے آزمائشی طور پر مقرر کیا جائے گا۔ جس کے بعد وہ گورنر کی خواہش اور سول اینڈ منسٹریٹو میڈیکل آفیسر کی سفارش پر مستقل کئے جائیں گے۔ انتخاب کے بعد امیدواران کو اپنے علاقہ کے سول سرجن یا شہر یا ضلع کے کسی اور میڈیکل آفیسر سے عدن میں ملازمت کے لئے صحت کا سرٹیفکیٹ لینا ہوگا۔

امیدواران کو چاہیئے۔ کہ اپنی درخواستوں میں اپنے متعلق حسب ذیل معلومات درج کریں۔

(ا) قومیت (ب) جائے پیدائش اور تاریخ پیدائش اور اس ضمن میں کالج کا سرٹیفکیٹ یا میونسپلٹی یا گاؤں کے رجسٹر پیدائش کی مصدقہ نقل درخواست کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔

(ج) کون کون سی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ اور ان کے حصول کی تاریخیں

(د) سابقہ تجربہ اور سابقہ ملازمت کی تفصیل تاریخوں اور اسناد وغیرہ کے ساتھ

(س) آیا امیدوار بمبئی میڈیکل ایکٹ نمبر ۶ آف ۱۹۱۲ء کے ماتحت رجسٹرڈ ہو چکا ہے یا رجسٹرڈ ہونے کے قابل ہے۔

درخواستیں بہت جلد حسب ذیل پتہ پر ارسال کی جانی چاہئیں۔ اور مزید کوائف بھی اسی پتہ پر دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

Lieut-Colonel E. S. Phipson,
C. I. E., D. S. O., I. M. S.,
Civil Administrative Officer, Aden,
(Arabia.)

وصیتیں

نمبر ۶۸۸۳:- میں عائشہ بیگم زوجہ خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ البتہ میری ملکیت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) مبلغ دو ہزار روپیہ جو کہ میں نے ناظم جائداد کی معرفت صدر انجمن احمدیہ کو قرض دئے ہوئے ہیں۔

(۲) زیور جو کہ اندازاً پانچ سو روپے کی قیمت ہوگا۔

اس رقم اور زیور کی میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر اس کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنا تمام حصہ وصیت یا اس کا کچھ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں تو میری وفات کے وقت یہ رقم حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائیگی اور اگر میری وفات کے وقت یہ ثابت ہو جائے کہ اس کے علاوہ اور بھی میری کوئی جائداد ہے تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

دستخط موصیہ:- عائشہ بیگم

گواہ شد:- (خانصاحب) محمد عبداللہ ریٹائرڈ اسسٹنٹ سرجن خاوند موصیہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد:- خاکسار محمد اسحٰق سٹور مین آرسنل کوئٹہ ۲۹-۱۲-۳۶

نمبر ۶۶۶۳:- میں سماۃ رحمت بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چھاؤنی لدھیانہ ڈاکخانہ لدھیانہ تحصیل لدھیانہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت زیورات وحق مہر وغیرہ مالیتی پانصد روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اگر میں اس حصہ جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم وصیت کردہ میں سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کرونگی تو اس کی رسید لوں گی۔ جو اصل رقم حصہ وصیت کردہ میں سے منہا تصور ہوگی۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس کی ادائیگی کے سے میرے ورثاء کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ فقط ۱۱-۱۲-۳۶

العبد:- سماۃ رحمت بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد موصی سماۃ رحمت بیگم بقلم خود

گواہ شد:- فتح محمد احمدی ولد شادی قوم ارائیں چھاؤنی لدھیانہ خاوند موصیہ

گواہ شد:- بندہ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان بقلم خود ۱۱-۱۲-۳۶

گواہ شد:- محمد رمضان ولد چوہدری فتح محمد صاحب موصی چھاؤنی لدھیانہ محمد رمضان بقلم خود۔

گواہ شد:- خاکسار برکت علی لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ

نمبر ۷۰۳۴:- میں عبدالغنی ولد مستری محمد الدین قوم ککے زئی پیشہ معماری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکنہ قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ صرف ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ مبلغ ۱۶ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:- بقلم خود عبدالغنی۔ گواہ شد:- بقلم خود مستری

۴۶۷۸ میں احمد بی زوجہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری قوم شیخ عمر ۴۲ سال ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر تحصیل یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد بصورت زیورات طلائی و نقرئی مبلغ ۱۰۵۰ ایکہزار پچاس روپے سکہ عثمانیہ ہے اسی رقم میں میرا مہر جو مبلغ ۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اور جو مجھے بصورت زیورات میرے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ شامل ہے۔ اس کے علاوہ تین صدر روپیہ سکہ عثمانیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جو میں نے اپنے شوہر کو بطور قرض دئے تھے۔ ان ہر دو رقومات مذکورہ بالا جن کی مجموعی مقدار ۱۳۵۰ ہے کی ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ نہ کوئی میری جائداد ہے۔ اور نہ کوئی ماہوار آمدنی اگر اس حصہ وصیت میں سے کوئی رقم میں اپنی وفات سے قبل صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دوں تو وہ میری وصیت کی رقم سے منہا کر دی جائے۔ میری وفات پر اگر اس جائیداد کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء مقام یادگیر علاقہ دکن

العبد:۔ احمد بی مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل یادگیر

گواہ شد:۔ محمد عبدالحی احمدی یادگیر

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل غوری خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ حسن احمدی والد موصیہ

۴۶۷۹ میں محمد اعظم ولد سیٹھ محمد غوث صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل اشیا ہیں۔ جن کی قیمت ذیل میں درج ہے۔

کپڑے وغیرہ	۵۰۰	(پانچسو روپے)
کتب	۵۰۰	(پانچسو روپے)
فرنیچر	۱۰۰۰	ایکہزار روپیہ

اس کے علاوہ میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔ میرے تمام اخراجات میرے والد صاحب برداشت کرتے ہیں۔ مجھے جیب خرچ ۵۰ (کلدار) ملتا ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ محمد اعظم ۹ جنوری ۱۹۳۷ء

گواہ شد:۔ محمد صادق

گواہ شد:۔ محمد امین الدین

گواہ شد:۔ عبدالرحیم نیر

۴۶۸۴ میں پیدائش اللہ ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب مرحوم قوم ملاح پیشہ واہی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک ۵۶۵ گ ب۔ ڈاک خانہ گنگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائیداد جس پر میرا گزارہ ہے۔ حسب ذیل ہے

جائیداد غیر منقولہ اراضی چار گھماؤں قیمتی سولہ سو روپیہ اور جائیداد منقولہ بھینس ایک عدد قیمتی ساٹھ روپے۔ باقی اثاث البیت قیمتی چالیس روپے ہے۔ جملہ جائیداد قیمتی سترہ سو روپیہ ہے پس میں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیتا ہوں۔ کہ سند رہے اور بوقت حاجت کام آوے۔

العبد:۔ پیدائش اللہ ولد چوہدری الٰہی بخش مرحوم ساکن چک ۵۶۵ گ ب قوم ملاح ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائل پور نشان انگوٹھہ موصی

گواہ شد:۔ چوہدری برکت علی ولد چوہدری محمد بخش صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۵۶۵ ضلع لائلپور بقلم خود برکت علی احمدی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۵۶۵

گواہ شد:۔ چوہدری محمد الدین نمبردار ولد چوہدری نبی بخش صاحب مرحوم امیر جماعت انجمن احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور بقلم خود محمد الدین امیر جماعت احمدیہ چک ۵۶۵

۴۶۸۹ میں نظیر بیگم زوجہ بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً بائیس ۲۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور چاندی و سونا اندازاً قیمتی پانچ صد روپیہ۔

۲۔ مہر دو سو (۲۰۰) روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

میزان سات سو روپیہ (۷۰۰)

میں اس کل جائیداد قیمتی سات سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر حصہ موعودہ میں سے کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو وہ رقم میرے حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات اگر میری کوئی جائداد بجز اس کے جو اوپر درج کی گئی ہے۔ ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام

العبد:۔ نظیر بیگم

گواہ شد محمد عبداللہ (خانصاحب) ماموں نظیر بیگم

گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ کلرک دفتر اے۔ جی۔ جی کوئٹہ بلوچستان

۴۶۹۴ میں مسعود احمد رشید ولد شیخ مولا بخش صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ اور کوئی جائداد نہیں ہے البتہ ماہوار آمد جو تقریباً (۴۹۰) چار سو نوے ہے۔ اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مسعود احمد رشید S. D. O. Canal Lahore

گواہ شد:۔ غلام محمد اختر عفی عنہ سٹاف وارڈن ہیڈ کوارٹرز آفس ریلوے لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول سمندری (دستخط بحروف انگریزی)

۴۶۹۳ میں سید عبدالرزاق ولد ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۴۰ شلنگ (دو سو چالیس شلنگ) ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم

العبد:۔ موصی سید عبدالرزاق شاہ بقلم خود

گواہ شد:۔ سید محمود اللہ شاہ ۱۲ ۱/۱۲

گواہ شد:۔ شیخ غلام فرید سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نیروبی ۱۶ ۱/۱۲

۴۶۹۰ میں جمیلہ بیگم زوجہ بابو محمد اسحٰق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالفضل قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور

سوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ البتہ میں مندرجہ ذیل چیزوں کی مالک ہوں۔

(۱) مہر مبلغ پانصد روپیہ ۵۰۰/۰ بذمہ خاوند

(۲) زیور طلائی و نقرئی قیمتی اندازاً آٹھ سو روپیہ ۸۰۰/- موجودہ بازار ریٹ کے مطابق اس رقم مہر و قیمت زیور کی میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر اس کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی وفات سے پیشتر یہ تمام حصہ وصیت یا اس کا کچھ حصہ ادا کر دوں۔ تو وہ رقم بوقت وفات حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر میری وفات کے وقت یہ ثابت ہو جائے کہ اس کے علاوہ اور بھی میری کوئی جائداد ہے۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد جمیلہ بیگم ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ والد موصیہ

گواہ شد۔ خاکسار محمد اسحاق (خاوند موصیہ) سٹورمین آرسنل کوئٹہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

راولپنڈی ۱۸ رجنوری۔ آج شام گوروگوبند سنگھ کے یوم ولادت کے سلسلہ میں سکھوں کا ایک جلوس نکلا۔ پولیس کی ایک جمعیت جلوس کے ہمراہ تھی۔ جلوس نے مختلف بازاروں سے گزر کر جامع مسجد کے سامنے نعرے بلند کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب جلوس جامع مسجد سے گزر کر ٹرنک بازار کے قریب پہنچا۔ تو سکھوں کو یہ افواہ پہنچی کہ شہر کے دوسرے حصہ میں سکھوں اور مسلمانوں کی لڑائی میں ایک سکھ زخمی ہو گیا ہے۔ جلوس الٹے پاؤں پیچھے مڑنے لگا لیکن پولیس نے پہنچ کر امن قائم کر دیا۔ حکام کے بیان کے مطابق جو سکھ زخمی ہوتے ہیں ان کا جلوس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ انتخابی پراپیگنڈے کے سلسلہ میں دو مسلم پارٹیوں کے تنازعہ کا نتیجہ ہیں۔

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک)
"ڈیلی ہیرلڈ" کا نمائندہ اطلاع دیتا ہے کہ دہلی میں تاج پوشی کا دربار آئندہ سال پر ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ۱۲ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اور چار سے پانچ یوم تک جاری رہیگا عنقریب اس سلسلہ میں ایک اعلان کر دیا جائیگا۔ چونکہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ ہندوستان پہلی مرتبہ آ رہے ہیں۔ اس لئے وہ ملک کا وسیع دورہ کریں گے۔ اور دوران سفر میں ریاست حیدر آباد بھوپال کشمیر اور میسور میں بھی جائیں گے۔

کلکتہ ۱۸ رجنوری۔ اخبار "سٹیٹسمین" نے خبر شائع کی ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی سر جیمز سفٹن گورنر بہار کا سب سے چھوٹا فرزند انگلستان میں ایک مہلک حادثہ کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا۔

لنڈن ۱۸ رجنوری۔ طلبا کی ہڑتال کی وجہ سے مصر کے سب سے بڑے سکول بند کر دینے کے متعلق وزیر تعلیم کے فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ آزادی مصر کے دور جدید کے نفاذ پر حالات یاس انگیز صورت اختیار کئے ہوئے ہیں اور طلبہ کی ہڑتال اور بد امنی نے پہلے سے بدتر صورت اختیار کر لی ہے

لاہور ۱۸ رجنوری۔ جدید آئین کے تابع پنجاب اسمبلی کے انتخابات آج سارے صوبے میں شروع ہو گئے۔ اور اس سلسلہ میں ہر جگہ بڑی سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لاہور کے شہری مسلم حلقہ کے انتخاب پر پولنگ کے دوران میں آج چار اشخاص جعلی ووٹ ڈالنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔ تین کو دو دو ماہ قید سخت اور چوتھے کو بیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی

امرتسر ۱۸ رجنوری۔ پنجاب میں اپنا انتخابی پروگرام مکمل کرنے کے بعد جن میں انہوں نے متعدد جلسوں میں تقریریں کیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج شب ہوڑہ ایکسپریس کے ذریعہ سہارنپور روانہ ہو گئے۔

قاہرہ ۱۸ رجنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر آغا خان قاہرہ وارد ہوئے جہاں مصر کے شاہی خاندان کے افراد کے علاوہ سر مائلز لمپسن سفیر برطانیہ مصر نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ سر آغا خاں قاہرہ میں کچھ عرصہ قیام کریں گے۔

برلن ۱۸ رجنوری۔ ہر ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے کہ ان جرمنوں کو جو غیر ممالک میں رہتے ہیں فوج میں بھرتی کیا جائے۔ چنانچہ ممالک غیر میں مقیم جرمن سفیروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان ممالک میں مقیم جرمنوں کو بھرتی کریں۔ فی الحال وہ لوگ بھرتی کئے جائینگے جو ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے تھے

قاہرہ ۱۸ رجنوری۔ حکومت مصر نے ان تمام حکومتوں کو جنہیں مصر میں امتیازات حاصل ہیں۔ ایک نوٹس دیا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ ۱۲ اپریل کو مونٹریو میں ایک کانفرنس میں شامل ہوں۔ اس کانفرنس میں اس بات پر گفت و شنید ہوگی۔ کہ مصر میں امتیازات کو منسوخ کر دیا جائے۔

لاہور ۱۸ رجنوری۔ آج جب مفروضہ "کار سوز" ہیرالال کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ تو اس کی ڈائری میں سے چند اور اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ جن میں کاروں کو آگ لگانے کی سرگرمیوں کا ذکر کیا گیا تھا۔

لاہور ۱۸ رجنوری۔ آج انارکلی میں رائے صاحب رام بوایا کپور امیدوار اسمبلی کے حریف کے حامیوں نے رائے صاحب مذکور کے خلاف نعرے لگائے جس کے نتیجہ میں سخت فساد رونما ہو گیا۔ پولیس نے ہجوم پر لاٹھیاں برسائیں جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔

دہلی ۱۸ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے آئین کے ماتحت پنجاب میں جو مجلس وزراء قائم ہوگی۔ اس کے چھ رکن ہونگے خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں تین یونینسٹ پارٹی کے دو ہندو اور ایک سکھ ہوگا۔

شنگھائی ۱۸ رجنوری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کولون سے کینٹن کی طرف جانے والی ایک ریل گاڑی کو آگ لگ جانے سے ایک سو سے زیادہ چینی مسافر جل کر ہلاک ہو گئے۔ اس وقت تک ۸۵ لاشیں کینٹن لائی جا چکی ہیں۔ جن میں ۵۳ عورتیں اور بچے ہیں۔

جبل الطارق ۱۸ رجنوری۔ ایک برطانوی نے جو پہلے کیڈز میں مقیم تھا۔ جبل الطارق پہنچ کر ایک اخباری نمائندہ کو بتایا۔ کہ باغیوں کی امداد کے لئے ۴ ہزار اطالوی والنٹیروں کا ایک اور جتھہ ۱۲ رجنوری کو کیڈز کے ساحل پر اترا۔

میڈرڈ ۱۸ رجنوری۔ میڈرڈ کے مغربی حصہ کے محاصرہ میں باغی جرنیل فرانکو کو سخت ہزیمت ہوئی ہے۔ چنانچہ باغیوں کو پسپا ہونا پڑا ہے۔ باغیوں کی اس شکست نے سرکاری فوجوں کے حوصلے بڑھا دیئے ہیں۔ اور وہ بدستور پیش قدمی کرتی جا رہی ہے۔

میڈرڈ ۱۸ رجنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ملاغہ پر باغیوں کی طرف سے ہوائی حملہ کے دوران میں جب شہر پر بم باری کی گئی۔ تو سفارتخانہ میں مقیم امریکن سفیر زخمی ہو گیا۔

نانکن ۱۸ رجنوری۔ سرکاری فوج اور سیانفو کی باغی سپاہ کے درمیان عارضی صلح ہو گئی ہے۔ اس کی رو سے ۱۵ فروری تک حالت موجودہ برقرار رکھی جائے گی۔ تاریخ مذکورہ کو مجلس منتظمہ مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں اس قضیہ پر بحث کی جائے گی۔

پیرس ۱۸ رجنوری۔ والنٹیروں کے متعلق برطانیہ نے فرانس کو جو یادداشت ارسال کی تھی۔ اس کا جواب وصول ہو گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جہاں تک ہسپانیہ میں رضاکاروں کی آمد ممنوع قرار دینے کا تعلق ہے۔ فرانس برطانیہ سے متفق ہے کہ سامان حرب کے ارسال کی نگرانی کے لئے مفصل سکیم بننے سے پہلے ہی اس پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے۔ البتہ اگر ایک خاص مدت کے اندر یہ امر ثابت ہو گیا۔ کہ والنٹیروں کی آمد کے متعلق ممانعت ناقابل عمل ہے۔ تو فرانس آزادی کا حق اپنے لئے محفوظ رکھتا ہے۔

سیالکوٹ ۱۸ رجنوری۔ غلام محمد شوخ احراری کو سردار جے نرائن سنگھ صاحب اے۔ ڈی۔ ایم سیالکوٹ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا زیر دفعہ ۱۲۹ الف ملی تھی۔ اپیل پر سزا میں ایک سال کی تخفیف ہو گئی ہے۔

جموں ۱۸ رجنوری۔ ہندو اخبارات رقمطراز ہیں۔ کہ کرنل کالون وزیر اعظم ریاست کشمیر کی علیحدگی کے بعد ریاست کا وزیر اعظم کسی مسلمان کو بنایا جائیگا۔ چنانچہ سرکردہ مسلمان کوشش کر رہے ہیں کہ مسٹر وجاہت حسین اس عہدہ پر فائز ہوں۔

امرتسر ۱۸ رجنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے سے ۳ روپے ۱۰ آنے تک گیہوں جیت ۳ روپے ۵ آنے ۳/۴ ۹ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ہے۔

لاہور ۱۸ رجنوری۔ ملا عنایت اللہ احراری کو جڑانوالہ احرار کانفرنس میں باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں ۱۸ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ میں اپیل پر سزا میں نو ماہ کی تخفیف کر دی گئی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی